دنیوی اور اُخروی فوائد پر مشتمل ایک نہایت ہی اہم کام کے بارے میں جاننے کے لیے مطالعہ کیجیے

درخت لگانے کے فضائل

احادیثِ مبارکہ کی روشنی میں

مبین الرّحمٰن

فاضل جامعہ دار العلوم کراچی

متخصص جامعہ اسلامیہ طیبہ کراچی

درخت لگانے کے فوائد:

ماحول میں درختوں کا وجود جس قدر عظیم الشان فوائد کا ذریعہ ہے وہ روزِ روشن کی طرح واضح ہیں، یہ آب وہوا میں بہتری لاکر اسے ماحول کے لیے مفید سے مفید تر بنانے میں اہم کردار ادا کرتے ہیں، ان سے معاشرے میں بسنے والے جانداروں کی صحت پر خوش گوار اثر پڑتا ہے، ان کی ٹھنڈی چھاؤں اللہ تعالیٰ کی بڑی نعمت ہے، ان کے پھل زندگی کے لطف میں اضافہ کرتے ہیں۔ ہر درخت، بیل اور پودا اپنی الگ خاصیت رکھتا ہے، ان کے علاوہ بھی درختوں کے بے شمار فوائد ہیں، یہی وجہ ہے کہ معاشرے میں درخت اگانے کی بڑی ترغیب دی جاتی ہے، یہ تو اس کے دنیوی فوائد ہیں، جبکہ احادیثِ مبارکہ میں حضور اقدس ﷺ نے اس کے عظیم الشان اخروی فضائل بھی بیان فرمائے ہیں، جن کو مطالعہ کرنے کے بعد معلوم ہوتا ہے کہ درخت لگانا کس قدر اجر وثواب کا کام ہے اور اس کی کس قدر ترغیب دی گئی ہے!! درخت اگانے کے دنیوی اور اخروی فوائد معلوم ہو جانے کے بعد ہر شخص کو چاہیے کہ وہ اس نیک کام میں خود بھی حصہ لے اور دوسروں کو بھی ترغیب دے۔

ذیل میں درخت لگانے کے فضائل پر مشتمل احادیث مبارکہ بمع ترجمہ بیان کی جاتی ہیں، پھر آخر میں ان احادیث سے ثابت ہونے والی باتوں کا تفصیلی تذکرہ کیا جائے گا ان شاءاللہ۔

احادیث ملاحظہ فرمائیں:

1۔ صحیح بخاری میں ہے:

٦٠١٢: حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ: حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «مَا مِنْ مُسْلِمٍ غَرَسَ غَرْسًا فَأَكَلَ مِنْهُ إِنْسَانٌ أَوْ دَابَّةٌ إِلَّا كَانَ لَهُ بِهِ صَدَقَةٌ».

ترجمہ:

حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ ’’جب کوئی مسلمان درخت لگاتا ہے، پھر اس (کے پھل، پتوں یا کسی بھی حصے) سے کوئی انسان یا جانور کھالیتا ہے تو یہ اس کے لیے صدقہ شمار ہوتا ہے۔‘‘

سبحان اللہ! درخت میں سے کوئی انسان یا جانور کچھ کھالے تو اس درخت لگانے والے کو اس کا اجر وثواب ملتا ہے۔ ظاہر ہے کہ درخت سے نجانے کتنے چھوٹے بڑے جاندار اپنے مزاج کے موافق کچھ نہ کچھ کھا ہی لیتے ہیں تو یہ سب اس شخص کے لیے اجر کا باعث ہے، اسی طرح اگر کوئی انسان کچھ کھالے تب بھی اس درخت لگانے والے کو اجر ملتا ہے۔

2۔ صحیح مسلم میں ہے:

٤٠٥١: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا لَيْثٌ، ح: وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ: أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ دَخَلَ عَلَى أُمِّ مُبَشِّرٍ الأَنْصَارِيَّةِ فِي نَخْلٍ لَهَا فَقَالَ لَهَا النَّبِيُّ ﷺ: «مَنْ غَرَسَ هَذَا النَّخْلَ أَمُسْلِمٌ أَمْ كَافِرٌ»؟ فَقَالَتْ: بَلْ مُسْلِمٌ، فَقَالَ: «لا يَغْرِسُ مُسْلِمٌ غَرْسًا وَلا يَزْرَعُ زَرْعًا فَيَأْكُلَ مِنْهُ إِنْسَانٌ وَلا دَابَّةٌ وَلاَ شَيْءٌ إِلَّا كَانَتْ لَهُ صَدَقَةً».

ترجمہ:

حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ "جب مسلمان کوئی درخت یا کھیتی اگاتا ہے، پھر اس سے کوئی انسان، جانور یا کوئی بھی چیز کچھ کھالیتا ہے تو یہ اس کے لیے صدقہ شمار ہوتا ہے۔"

اس میں درخت کے ساتھ ساتھ کھیت کا بھی ذکر ہے۔

٤٠٥٣: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ: حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ: حَدَّثَنَا زَكَرِيَّاءُ بْنُ إِسْحَاقَ: أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ يَقُولُ: دَخَلَ النَّبِيُّ ﷺ عَلَى أُمِّ مَعْبَدٍ حَائِطًا فَقَالَ: «يَا أُمَّ مَعْبَدٍ، مَنْ غَرَسَ هَذَا النَّخْلَ أَمُسْلِمٌ أَمْ كَافِرٌ»؟ فَقَالَتْ: بَلْ مُسْلِمٌ، قَالَ: «فَلا يَغْرِسُ الْمُسْلِمُ غَرْسًا فَيَأْكُلَ مِنْهُ إِنْسَانٌ وَلاَ دَابَّةٌ وَلاَ طَيْرٌ إِلَّا كَانَ لَهُ صَدَقَةً إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ».

ترجمہ:

حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ "جب مسلمان کوئی درخت اگاتا ہے، پھر اس سے کوئی انسان، جانور یا کوئی پرندہ کچھ کھالیتا ہے تو یہ اس کے لیے قیامت تک صدقہ شمار ہوتا ہے۔"

3۔ مسند احمد میں ہے:

١٥٢٠١: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي سُفْيَانَ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «مَنْ غَرَسَ غَرْسًا فَأَكَلَ مِنْهُ إِنْسَانٌ أَوْ طَيْرٌ أَوْ سَبُعٌ أَوْ دَابَّةٌ فَهُوَ لَهُ صَدَقَةٌ».

ترجمہ:

حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جس شخص نے درخت اگایا، پھر اس سے کوئی انسان، پرندہ، درندہ یا

کوئی اور جانور کھالیتا ہے تو یہ اس کے لیے صدقہ شمار ہوتا ہے۔

اس حدیث میں پرندوں اور درندوں کے کھانے کا بھی صراحت سے ذکر کیا گیا ہے۔

٢٧٠٤٣: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ أَبِي سُفْيَانَ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ، عَنْ أُمِّ مُبَشِّرٍ قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «مَنْ غَرَسَ غَرْسًا أَوْ زَرَعَ زَرْعًا فَأَكَلَ مِنْهُ إِنْسَانٌ أَوْ سَبُعٌ أَوْ دَابَّةٌ أَوْ طَيْرٌ فَهُوَ لَهُ صَدَقَةٌ».

ترجمہ:

حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ ”جس شخص نے کوئی درخت اگایا یا کھیتی اگائی، پھر اس سے کسی انسان، درندے، پرندے یا کسی اور جانور نے کھالیا تو یہ اس کے لیے صدقہ شمار ہوتا ہے۔“

٢٧٥٠٦: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ بَحْرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ قَالَ: حَدَّثَنَا ثَابِتُ بْنُ عَجْلَانَ قَالَ: حَدَّثَنِي الْقَاسِمُ مَوْلَى بَنِي يَزِيدَ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ: أَنَّ رَجُلًا مَرَّ بِهِ وَهُوَ يَغْرِسُ غَرْسًا بِدِمَشْقَ فَقَالَ لَهُ: أَتَفْعَلُ هَذَا وَأَنْتَ صَاحِبُ رَسُولِ اللهِ ﷺ؟ فَقَالَ: لَا تَعْجَلْ عَلَيَّ، سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «مَنْ غَرَسَ غَرْسًا لَمْ يَأْكُلْ مِنْهُ آدَمِيٌّ وَلَا خَلْقٌ مِنْ خَلْقِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ إِلَّا كَانَ لَهُ صَدَقَةً».

ترجمہ:

حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ ”جس شخص نے کوئی درخت اگایا، پھر اس سے کوئی انسان یا اللہ کی مخلوق میں سے کوئی بھی کھالیتا ہے تو یہ اس کے لیے صدقہ شمار ہوتا ہے۔“

4۔ مستخرج ابی عوانہ میں ہے:

٥١٩٢ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ شَيْبَانَ الرَّمْلِيُّ قال: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ، يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَزْرَعُ زَرْعًا فَيَأْكُلُ مِنْهُ طَائِرٌ وَلَا جِنٌّ وَلَا إِنْسٌ وَلَا أَحَدٌ إِلَّا كَانَ لَهُ صَدَقَةً».

ترجمہ:

حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ ”جب مسلمان کوئی کھیتی اگاتا ہے، پھر اس سے کوئی انسان، کوئی جن، کوئی پرندہ یا کوئی بھی چیز کھالیتا ہے تو یہ اس کے لیے صدقہ شمار ہوتا ہے۔“

٥١٨٦: حَدَّثَنَا سَعْدَانُ بْنُ يَزِيدَ: حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ يُوسُفَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي سُلَيْمَانَ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ جَابِرٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «مَنْ غَرَسَ غَرْسًا فَمَا أُكِلَ مِنْهُ فَهُوَ لَهُ صَدَقَةٌ، وَمَا سُرِقَ مِنْهُ فَهُوَ لَهُ صَدَقَةٌ، وَمَا أَكَلَ الطَّيْرُ مِنْهُ فَهُوَ لَهُ صَدَقَةٌ».

ترجمہ:

حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ ”جس شخص نے کوئی درخت اگایا، تو اس میں جو کچھ کھایا جائے تو وہ اس کے لیے صدقہ ہے، اور جو چوری کیا جائے تو وہ اس کے لیے صدقہ ہے، اور جو کچھ پرندہ اس میں کھا لے تو وہ اس کے لیے صدقہ ہے۔“

5۔الترغیب والترہیب میں ہے:

٤٥٤: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ رُشَيْدٍ وَسُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَا: حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنْ ثَابِتِ بْنِ عَجْلَانَ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ: جَاءَ قَوْمٌ إِلَى أَبِي الدَّرْدَاءِ يَطْلُبُونَ الْعِلْمَ، فَوَجَدُوهُ يَغْرِسُ غَرْسًا مُقْبِلًا عَلَى غَرْسِهِ، فَقَالُوا: يَا أَبَا الدَّرْدَاءِ، أَنْتَ صَاحِبُ رَسُولِ اللهِ ﷺ مُقْبِلًا عَلَى الدُّنْيَا؟ فَقَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «مَنْ غَرَسَ غَرْسًا أَجْرَى اللهُ لَهُ أَجْرَ مَنْ أَكَلَ مِنْهُ مِنْ إِنْسَانٍ أَوْ طَيْرٍ أَوْ دَابَّةٍ حَتَّى يَيْبَسَ».

ترجمہ:

حضرت ابو الدرداء رضی اللہ عنہ کے پاس علم حاصل کرنے کی غرض سے کچھ طلبہ آئے، تو انھوں نے دیکھا کہ حضرت ابو الدرداء رضی اللہ عنہ درخت لگا رہے ہیں، تو ان طلبہ نے تعجب سے عرض کیا کہ آپ تو حضور ﷺ کے صحابی ہو کر یہ دنیوی کام کر رہے ہیں؟؟ تو حضرت ابو الدرداء رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے حضور اقدس ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ ”جس شخص نے کوئی درخت اگایا، تو اس میں سے کوئی انسان، پرندہ یا کوئی اور جانور جو کچھ بھی کھاتا ہے تو اللہ اس کو اس کا اجر دیتا ہے یہاں تک کہ وہ خشک نہ ہو جائے۔“

اس سے معلوم ہوا کہ درخت لگانا کوئی دنیوی کام نہیں کہ اس کو دنیاوی کام سمجھ کر نظر انداز کیا جائے بلکہ درخت لگانا اجر و ثواب کا کام ہے، اور یہ بھی معلوم ہوا کہ درخت کو پانی دینا چاہیے تا کہ خشک ہو کر اس کے دنیوی و اُخروی فوائد ختم نہ ہو جائیں۔

6۔ مسند احمد میں ہے:

١٥٦١٦: حَدَّثَنَا حَسَنٌ: حَدَّثَنَا ابْنُ لَهِيعَةَ: حَدَّثَنَا زَبَّانُ عَنْ سَهْلِ بْنِ مُعَاذٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى ﷺ أَنَّهُ قَالَ: «مَنْ بَنَى بُنْيَانًا مِنْ غَيْرِ ظُلْمٍ وَلَا اعْتِدَاءٍ أَوْ غَرَسَ غَرْسًا فِي غَيْرِ ظُلْمٍ وَلَا اعْتِدَاءٍ: كَانَ لَهُ أَجْرٌ جَارٍ مَا انْتُفِعَ بِهِ مِنْ خَلْقِ اللَّهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى».

ترجمہ:

حضور اقدس ﷺ نے فرمایا کہ ''جس نے کوئی عمارت تعمیر کی یا کوئی درخت لگایا کسی ظلم زیادتی کے بغیر (یعنی جائز طریقے سے،) تو جب تک مخلوقِ خدا اس سے فائدہ اٹھاتی رہے گی تو اس کو مسلسل اجر ملتا رہے گا۔''

7۔ المعجم الکبیر میں ہے:

٤١٠: حَدَّثَنَا الْمِقْدَامُ بْنُ دَاوُدَ: حَدَّثَنَا أَسَدُ بْنُ مُوسَى: حَدَّثَنَا ابْنُ لَهِيعَةَ عَنْ زَبَّانَ بْنِ فَايِدٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ مُعَاذِ بْنِ أَنَسٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ قَالَ: «مَنْ بَنَى بُنْيَانًا فِي غَيْرِ ظُلْمٍ وَلَا اعْتِدَاءٍ، أَوْ غَرَسَ غَرْسًا فِي غَيْرِ ظُلْمٍ وَلَا اعْتِدَاءٍ: كَانَ لَهُ أَجْرًا جَارِيًا مَا انْتَفَعَ بِهِ أَحَدٌ مِنْ خَلْقِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ».

یعنی اس تعمیر اور درخت سے جتنی مخلوقات فائدہ اٹھاتی رہیں گی تو اس کو اجر ملتا رہے گا۔

8۔ مسند احمد میں ہے:

٢٣٥٢٠: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ يَعْنِي الْخُرَاسَانِيَّ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ اللَّيْثِيُّ قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ شِهَابٍ يَقُولُ: أَشْهَدُ عَلَى عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ اللَّيْثِيِّ أَنَّهُ حَدَّثَهُ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيِّ، عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: «مَا مِنْ رَجُلٍ يَغْرِسُ غَرْسًا إِلَّا كَتَبَ اللَّهُ لَهُ مِنَ الْأَجْرِ قَدْرَ مَا يَخْرُجُ مِنْ ثَمَرِ ذَلِكَ الْغِرَاسِ».

ترجمہ:

حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ ''جب کوئی شخص کوئی درخت اگاتا ہے تو جتنا پھل اس میں سے نکلتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے بقدر اس کے لیے اجر لکھ دیتا ہے۔''

سبحان اللہ ! درخت پر جتنے پھل لگیں گے اتنا ہی اجر ملتا رہے گا۔ یہ مضمون متعدد احادیث میں آیا ہے:

- الترغیب والترہیب میں ہے:

٤٥٦: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ إِسْمَاعِيلَ الْأُبُلِّيُّ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ بُكَيْرٍ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ اللَّيْثِيُّ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ اللَّيْثِيِّ، عَنْ أَبِي أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيِّ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «مَنْ غَرَسَ غَرْسًا فَأَثْمَرَ أَعْطَاهُ اللَّهُ بِكُلِّ ثَمَرَةٍ عَدَدَ مَا يَخْرُجُ مِنَ الثَّمَرَةِ حَسَنَاتٍ».

ترجمہ:

حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ ”جس شخص نے کوئی درخت اگایا اور اس میں پھل نکل آیا تو اللہ اس کو پھلوں کے بقدر نیکیاں عطا کرتا ہے۔“

- المعجم الکبیر میں ہے:

٣٩٦٨: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ، ح: وَحَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عَبْدِ الْجَبَّارِ الْكَرَابِيسِيُّ قَالَا: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ اللَّيْثِيُّ قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ شِهَابٍ يَقُولُ: أَشْهَدُ عَلَى عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ اللَّيْثِيِّ أَنَّهُ حَدَّثَنِي عَنْ أَبِي أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيِّ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «مَنْ يَغْرِسْ غَرْسًا كَتَبَ اللهُ لَهُ مِنَ الْأَجْرِ بِقَدْرِ مَا يَخْرُجُ مِنْ ثَمَرِ ذَلِكَ الْغِرَاسِ».

- معجم ابی یعلی میں ہے:

١٨٥: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الْجَبَّارِ: حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ الْعَزِيزِ عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ اللَّيْثِيُّ قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ شِهَابٍ يُحَدِّثُنَا عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ اللَّيْثِيِّ، عَنْ أَبِي أَيُّوبَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «مَنْ غَرَسَ غَرْسًا فَأَثْمَرَ كَانَ لَهُ مِنَ الْأَجْرِ بِقَدْرِ ذَلِكَ الثَّمَرِ».

9۔ معجم ابی یعلی میں ہے:

٧٢٨٩: حَدَّثنا عُمَر بن الخطاب: حَدَّثنا عَبد الرحمن بن هانئ: حَدَّثنا مُحَمد بن

درخت لگانے کے فضائل

عُبَيد الله العرزمي عَن قَتادة، عَن أَنَسٍ قَالَ: قَالَ رَسُول اللهِ ﷺ: «سَبْعٌ يَجْرِي لِلْعَبْدِ أَجْرُهُنَّ مِنْ بَعْدِ مَوْتِهِ، وهُو فِي قَبْرِهِ: مَنْ عَلَّمَ عِلْمًا، أَوْ كَرَى نَهْرًا، أَوْ حَفَرَ بِئْرًا، أَوْ غَرَسَ نَخْلا، أَوْ بَنَى مَسْجِدًا، أَوْ وَرَّثَ مُصْحَفًا، أَوْ تَرَكَ وَلَدًا يَسْتَغْفِرُ لَهُ بَعْدَ مَوْتِهِ».

ترجمہ:

حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ ''سات طرح کی چیزیں ایسی ہیں جن کا اجر انسان کو موت کے بعد بھی ملتا رہتا ہے حالاں کہ وہ قبر میں ہوتا ہے:

1. علم سکھانے کا۔
2. نہر کھدوانے کا۔
3. کنواں کھودنے کا۔
4. درخت لگانے کا۔
5. مسجد بنانے کا۔
6. قرآن مجید وراثت میں چھوڑ جانے کا (کہ لوگ اس سے تلاوت کرتے رہیں)۔
7. ایسی اولاد چھوڑ جانے کا جو اس کے لیے موت کے بعد استغفار کرتی ہو۔''

10۔اتحاف الخیرۃ المھرۃ میں ہے:

٢٩٤٤: قَالَ أَبُو دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ الله عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ الله ﷺ: «إِنْ قَامَتِ السَّاعَةُ وَفِي يَدِ أَحَدِكُمْ فَسِيلَةٌ، فَإِنِ اسْتَطَاعَ أَنْ لا تَقُومَ السَّاعَةُ حَتَّى يَغْرِسَهَا فَلْيَفْعَلْ».

ترجمہ:

حضور ﷺ نے فرمایا کہ ''اگر قیامت قائم ہونے لگے اور تم میں سے کسی کے ہاتھ میں پودا ہو (جس کو وہ لگانا چاہ رہا ہو) تو اگر قیامت قائم ہونے سے پہلے اسے لگا سکتا ہے تو لگالے۔''

احادیث مبارکہ سے ثابت ہونے والے امور:

ماقبل میں مذکور احادیث سے درج ذیل امور ثابت ہوتے ہیں:

- درخت لگانا کوئی دنیوی کام نہیں کہ اس کو دنیاوی کام سمجھ کر نظر انداز کیا جائے بلکہ درخت لگانا اجر وثواب کا کام ہے، اس لیے اس معاملے میں بھی اپنا زاویہ نگاہ تبدیل کرنا چاہیے۔
- درخت سے اللہ تعالیٰ کی مخلوق میں سے کوئی بھی مخلوق چاہے انسان ہو، پرندے ہوں، درندے ہوں، کیڑے مکوڑے ہوں، یا کوئی بھی جانور کچھ کھالے یا کسی بھی قسم کا کوئی فائدہ اٹھائے تو یہ درخت لگانے والے کے لیے صدقہ اور باعثِ اجر ہے۔
- کوئی شخص چوری چھپے یا بغیر اجازت کے اس درخت سے کچھ کھالے تو اس کا بھی اس درخت لگانے والے کو اجر ملتا ہے۔
- درخت لگانے میں اگر وہ ثواب کی نیت نہ بھی کرے تب بھی اس کو اجر ملتا ہے کیوں کہ یہ مخلوقِ خدا کو نفع رسانی کے کام آرہا ہے جو بذاتِ خود نیکی ہے۔
- اس درخت پر جتنے بھی پھل اُگتے ہیں ان کے بقدر اس کو اجر ملتا ہے اور اتنی ہی نیکیاں لکھی جاتی ہیں۔
- درخت لگانا صدقہ جاریہ ہے، جس کا اجر موت کے بعد بھی ملتا ہے۔
- درخت لگانا اس قدر اہم اور کر گزرنے والے کاموں میں سے ہے کہ اگر قیامت قائم ہونے لگے اور کسی کے ہاتھ میں پودا ہو (جس کو وہ لگانا چاہ رہا ہو) تو اگر قیامت قائم ہونے سے پہلے اسے لگا سکتا ہے تو لگالے۔

ان تمام امور سے بخوبی معلوم ہو جاتا ہے کہ دنیوی اور اخروی اعتبار سے درخت لگانے کا کس قدر عظیم نفع ہے۔ اللہ تعالیٰ ہر ایک کو توفیق عطا فرمائے۔

مبین الرحمٰن

بروزِ بدھ 26 دسمبر 2018

نیو حاجی کیمپ سلطان آباد کراچی

03362579499